رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۲۴۹

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳۴ جمعرات ۶- رمضان ۱۴۱۴ھ ' ۱۷- تبلیغ ۱۳۷۳ ھش ' ۱۷- فروری ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کا مغز اور روح

دعا نماز کا مغز ہے اور روح ہے اور رسمی نماز جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں۔ اور روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریہ و بکا اور خشوع و خضوع ہو اور یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالت کو بخوبی بیان کرے اور ایک اضطراب اور قلق اس کے دل میں پیدا ہو اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک اپنی زبان میں انسان اپنے مطالب کو پیش نہ کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پردے کی بنیادی روح دیکھیں اپنے ذاتی خیالات پر نہ جائیں

دنیا بھر میں مختلف پردے رائج ہونگے ایک قسم کا پردہ رائج کرنے کی کوشش ناکام رہے گی

خدا نے دوسروں کو نیک کہنے سے منع کیا ہے نیک سمجھنے سے منع نہیں کیا

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ۱۰- فروری کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۰- فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے روزانہ کے پروگرام بات چیت میں اہل بوسنیا کی امداد کے لئے امدادی سامان لے جانے والے گروپ کے انچارج سے ٹیلی فون پر بات چیت کی۔ اس گفتگو میں مکرم صفدر علی صاحب بات کر رہے تھے انہوں نے بتایا کہ وہ زاغرب سے بول رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت وہ زاغرب میں دوسرا ٹرپ لے کر آئے ہیں جو چار ٹرکوں پر مشتمل ہے اس سے قبل دو دن پہلے وہ پانچ ٹرک لے کر آئے تھے۔

حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سامان کا سٹاک کہاں ہے تو انہوں نے بتایا کہ میونخ میں۔ انہوں نے بتایا کہ سارا سامان دے دیا گیا ہے۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ اس کی تقسیم کس طرح ہو گی تو مکرم صفدر علی خان صاحب نے بتایا کہ ۱۵ تاریخ کو اتوار کے دن ۱۰۰ ٹرکوں کا ایک قافلہ بوسنیا جائے گا اس میں یہ سامان بھی شامل کر دیا جائے گا۔ حضرت صاحب نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

حضرت صاحب نے اپنے ان تھک ورکروں سے دریافت فرمایا کہ آپ لوگ تھک تو نہیں گئے؟ مکرم صفدر علی نے بتایا کہ ہم سب بہت تھکے ہوئے ہیں۔ پچھلے تین دن سے ہم ۳- ۴ گھنٹے سے زیادہ نہیں سوئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا گویا روزانہ ایک گھنٹہ آپ کو سونے کو ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کل ذرا زیادہ وقت مل گیا تھا کیونکہ جب ہم سرحد پر پہنچے تو کسٹم چیک پوسٹ بند ہو گئی تھی اس لئے ہمیں سونے کا موقع مل گیا۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ گویا اللہ نے آپ کے لئے سونے کا موقع فراہم کر دیا۔

مکرم صفدر علی صاحب نے بتایا کہ اب ہم واپس جا رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہاں بہت امداد کی ضرورت ہے۔ یہ کام جاری رکھیں۔ صفدر صاحب نے کہا کہ آج ہم بوسنیا کے سفارت خانے بھی گئے انہوں نے اپنی بعض ضروریات بتائی ہیں وہ ہم آکر آپ کی خدمت میں عرض کریں گے۔ حضرت صاحب نے ان نوجوانوں کی ہمت بندھائی اور ان کا شکریہ ادا فرمایا۔

مذہب کے بارے میں سوال کرنا

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد جاوید صاحب نے ایک خاتون کے سوال کا ذکر کیا جنہوں نے کہا تھا کہ میرا بیٹا یہ سوال کرتا ہے اور میں بھی اس میں اس کے ساتھ شامل ہوں کہ کیا مذہب کے بارے میں سوال کرنا غلط ہے؟ کیا دنیا کے ڈر سے سوال نہ کیا جائے؟

حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ دنیا سے کیا مراد ہے؟ کیا اس سے مراد گھر کے لوگ ہیں۔

مکرم منیر احمد جاوید صاحب نے کہا کہ وہ کہتی ہیں کہ میرا بیٹا کہتا ہے کہ جب وہ مذہب کے بارے میں سوال کرتا ہے تو آپ جذباتی ہو جاتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں سمجھ گیا کہ دنیا کے خوف سے آپ کی مراد گھر والوں کا ڈر ہے؟ چنانچہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ صداقت کے بارے میں سوائے خدا کے کسی سے خوف نہیں ہونا چاہئے۔ دنیا سے ڈرنا غلط بات ہے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ صداقت کے نام پر بداخلاقی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سچی بات کہیں گے اور صاف بات منہ پر ماریں گے۔ یہ بیہودگی ہے۔ یہی بات اچھے طریقے سے بھی کہی جا سکتی ہے۔ حضرت صاحب نے نصیحت فرمائی کہ جب بھی کوئی سوال دل میں اٹھے پہلے اس کے بارے میں دعا کریں کہ اللہ خود سمجھا دے اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ سوال کرنے والا

باقی صفحہ ۵ پر

درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب رقم فرماتے ہیں۔

میری پوتی عزیزہ نائیلہ بنت مرزا محمود احمد عمر نو سال امریکہ میں سخت بیمار ہے اسے Acute Ulcerative Colitus کی تکلیف گذشتہ تین سال سے ہے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک اس کا علاج صرف اپریشن ہے جو کہ خود بہت پیچیدہ ہے۔ اور اس کے بعد بھی مکمل صحت یابی کے لئے کوئی زیادہ پر امید نہیں۔ احباب جماعت سے بڑی التجاء ہے درخواست ہے کہ اسے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اسے محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمائے اور کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو اس کے ہاں کوئی امر ناممکن نہیں بس "کُن" کی التجاء ہے۔

○ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق سابق امام بیت الفضل لندن لکھتے ہیں۔

ماہ رمضان المبارک دعاؤں کا خاص مہینہ ہے۔ یہ عاجز احباب کرام سے اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار کے برادر اصغر کرنل ریٹائرڈ نذیر احمد آف شکاگو اور ان کے اہل و عیال کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہے۔

○ مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر وقف جدید کی ہمشیرہ عزیزہ نگہت طاہرہ صاحبہ ہفتہ عشرہ سے بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا احباب کرام سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ امراء اضلاع و صدران و مربیان سے عرض ہے کہ آپ توسیع اشاعت الفضل کے لئے احباب جماعت کو تلقین فرمائیں۔ کہ ہر صاحب استطاعت الفضل اخبار خود خرید کر پڑھے۔ مینیجر روزنامہ الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۷ - تبلیغ ۱۳۷۳ھش ۱۷ - فروری ۱۹۹۴ء

رمضان کی ایک خاص عبادت

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنی تمام برکات کے ساتھ جاری ہو چکا ہے۔ جن احباب و خواتین کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے وہ اپنی ہمت و استعداد کے مطابق عبادات بجا لا رہے ہیں اور اس بابرکت مہینے کی لذتوں کا مزا چکھ رہے ہیں۔ کون جانتا ہے کہ اگلا سال اس کی زندگی میں آئے گا یا نہیں۔ اللہ کی محبت کی یہ لوٹ اسے اگلے سال نصیب ہو سکے گی یا نہیں۔ مولا سے لپٹ کر دعائیں مانگنے اور اس کی محبت کا مزا اٹھانے کا موقعہ پھر حاصل ہو سکے گا یا نہیں۔

رمضان کا بابرکت مہینہ یوں تو روزوں کے اعتبار سے ایک خاص عبادت اپنے دامن میں رکھتا ہے۔ لیکن اس ماہ کو صرف روزے رکھنے کا مہینہ سمجھ لینا بڑی نادانی ہوگی۔ یہ عبادت کا مہینہ ہے۔ ہر طرح کی عبادت 'نوافل' اور تلاوت قرآن کریم کا مہینہ۔

قارئین کرام کو اس ضمن میں ایک اہم یاددہانی کی ضرورت ہے کہ اس ماہ کی آخر شب کی نفلی عبادت 'نماز تہجد' کا خصوصی التزام کریں۔ ہر گھر میں یہ کوشش کی جائے کہ صبح سحری کے وقت سے پہلے اٹھا جائے تاکہ تمام گھر والے رمضان المبارک کی تہجد کی نعمت سے حصہ حاصل کر سکیں۔ رمضان کے تقدس کے ماحول میں دل آستانہ الٰہی پر جھکنے کے لئے اور پھر جھک کر پانی کی طرح بہہ جانے کو تیار ہوتے ہیں۔ ایسے عالم میں دعاؤں کی خوب توفیق ملتی ہے۔ اور اللہ کی محبت کی لذت اگر لینی ہے تو بے اختیار ہو کر' بے قرار ہو کر' مضطر ہو کر دعا کریں۔ ہر مشکل مسئلہ کے بارے میں دعا کے بعد دل یوں ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے جیسے کوئی غم یا ضرورت تھی ہی نہیں۔

رمضان میں تہجد کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بار بار تاکید فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جن احمدی ماؤں تک میری آواز پہنچی ہے یا والدین تک یا بچوں تک براہ راست پہنچی ہے وہ خصوصیت کے ساتھ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ایک بھی احمدی دنیا میں ایسا نہ ہو جس کو رمضان شریف میں تہجد کی عادت نہ ہو"۔

اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا۔

"رمضان کے روزوں کے سلسلے میں....... بچوں کو سحری کے وقت اٹھا کر کھانے سے پہلے کچھ نوافل پڑھنے کی عادت ڈالی جائے قادیان میں یہی دستور تھا جو بہت ہی ضروری اور مفید تھا۔ جسے اب بہت سے گھروں میں ترک کر دیا گیا ہے"۔

خدا کرے کہ ہر احمدی ان ہدایات پر عمل کرنے والا ہو۔ آمین۔

فقط خدا کی رضا کے طالب ہیں سب اسیرانِ راہِ مولا
کسی کی جانب نظر اٹھاتے ہیں کب اسیرانِ راہِ مولا
زمانہ اک انقلاب دیکھے گا زندگی کی ہر اک روش میں
سنائیں گے اپنا حال و احوال جب اسیرانِ راہِ مولا

۹۴-۲-۱۱ ابوالاقبال

آؤ اے نوشو کہ پھر کالی گھٹا چھانے لگی
بادہ نوشی کی نویدِ جانفزا لانے لگی

پھر اُفق پر پھیلتی جاتی ہے چاندی کی لکیر
روشنی ہر گوشۂ گلشن کو چمکانے لگی

غنچہ و گُل کی طرح مہکے ہیں پھر سینہ کے داغ
آسمانوں سے محبت کی صدا آنے لگی

پھیلتا جاتا ہے دنیا بھر میں میرا ہر خیال
پھر بفضلِ ایزدی اُمید بر آنے لگی

میں نے سودا کر لیا ہے اپنے ہر آرام کا
ہر مصیبت دندناتی میرے گھر آنے لگی

مَیں کہ لب بستہ ہوں مَیں کس سے کہوں اور کیا کہوں
ان کی تحریکِ دعا ہی میرے کام آنے لگی

کر نہیں سکتا نسیم اظہار اپنے درد کا
آج ہر راحت بشکلِ درد منڈلانے لگی

نسیم سیفی
۱۵ فروری ۱۹۹۴ء

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دارالضیافت' ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجا نصر اللہ خان

اصحابِ صفہ کی تخت گاہ

پروفیسر راجا نصر اللہ خان اپنی کتاب "جو دل پہ گزرتی ہے" میں کہتے ہیں:

سرور کونین ؐ کا روضہ مبارک مسجد نبوی میں واقع ہے روضہ مبارک کے اردگرد دیواریں اور جالی اور دھات کے دروازے بنا دیئے گئے ہیں۔ زائرین بے تاب دل اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ حضور پر نور ﷺ کی خدمت میں سلام و درود پیش کرتے ہیں اور پھر دل کھول کر اپنی معروضات ارمان اور حسرتیں گننے لگتے ہیں۔ مولا در تقدیس پہ آئے ہیں سوالی۔

اس سمت بھی اک چشم محبت کا اشارا

اس در پہ ہر ایک کو اپنا درد سنانے کا اذن عام ہے۔ غم کے مارے اور دنیا کے ٹھکرائے ہوئے بے خوف و خطر دونوں جہان کے سرکار کی خدمت میں چلے آتے ہیں۔ گناہ گار رحمت دو عالم کا واسطہ دے دے کر خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں نفس لوامہ کے ہاتھوں لغزشیں کھانے والے اور اپنے ضمیر کی الجھن اور چبھن سے تنگ آنے والے جن کی حالت زیرو زبر کو سورہ توبہ (رکوع ۱۴۔ ۱۳) میں بیان کیا گیا ہے اور جو خدا تعالیٰ کے حضور بزبان حال یوں عرض کرتے ہیں۔

میرے آقا پیش ہے یہ حاصل شام و سحر

سینہ صافی کی آہیں آنکھ کے لعل و گہر

وہ بھی حضور کے در رحمت پر جا کر سکون پاتے ہیں کیونکہ محبوب خدا شفیع المذنبین بھی ہیں اور آپ ؐ کے دل درد مند میں ٹوٹے دلوں اور پریشان حالوں کے لئے جو رحمت اور شفقت اور غم خواری اور دلداری پائی جاتی تھی اس کا ذکر خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے "اور اگر وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے (اپنے گناہوں کی) معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا فرماتا تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کو بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے"

پھر فرمایا۔

"بے شک تمہارے پاس خدا کا پیغمبر آیا ہے جو تم میں سے ہی ہے۔ اس پر وہ چیز گراں ہے جس سے تم کو تکلیف پہنچے وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور ایمان والوں کے لئے رؤف الرحیم ہے یعنی بے حد شفقت کرنے والا اور مہربان۔ سچ ہے۔

جس حال میں بھی اس شہ خوباں کو پکارا

ملنے لگا کمزور عزائم کو سہارا

گویا کہ حضور کا در تقدیس ہر ایک سوالی اور دکھی اور حاجت مند اور خواہش مند اور شرمسار اور گنہگار پر وا ہے کہنا ہے جو کہہ دے تجھے کس بات کا ڈر ہے حضور ؐ کے روضہ مبارک کے ساتھ صدیق اکبرؓ کا مزار مبارک ہے جن کو غار ثور میں وجہ تخلیق کائنات نے فرمایا تھا "کوئی غم اور ملال نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے" صدیق اکبرؓ کے مزار کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ کا مزار مقدس ہے وہی عمر فاروق جن کے تقویٰ اور جلال کے ثبوت میں خود حضور نے فرمایا کہ "عمر فاروقؓ کی ہیبت سے شیطان بھی خوف زدہ رہتا ہے"

(کیمیائے سعادت)

حضور کے روضہ مبارک کے قریب ہی مقام جبرائیلؑ ہے جہاں حضرت جبرائیل وحی لے کر آتے تھے

ریاض الجنتہ جہاں پر حضور سرور کائنات ﷺ کی آخری آرام گاہ ہے وہ دراصل حضرت عائشہؓ کا حجرہ مبارک تھا۔ جہاں حضور ؐ کا وصال ہوا۔ مسجد نبوی میں وہ منبر محفوظ ہے جہاں حضور نماز پڑھایا کرتے تھے حضور پر نور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس جگہ کو ریاض الجنتہ کہتے ہیں۔ یہاں نوافل پڑھنے۔ ذکر کرنے اور درود شریف پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔ منبر اور روضہ پاک کے درمیان کل ۱۴ ستون ہیں جن میں سے تین روضہ مبارک کے ساتھ ملحق ہیں۔

اصحاب صفہ کی تخت گاہ اصحاب صفہ صحابہؓ کی وہ متوالی جماعت تھی جو دنیا کی آسائشوں اور الجھنوں سے بے گانہ ہو کر مسجد نبوی کے تھڑے پر پڑی رہتی تھی۔ یہی کچا تھڑا ان کا گھر بار تھا۔ یہ صحابہؓ عاشقان رسول نہایت ہی غربت اور بیچارگی کی زندگی گزارتے تھے۔ لیکن در حبیب کے ایسے پیاسے تھے کہ وہیں کے ہو کر رہ گئے انہی میں سے ایک حضرت ابو ہریرہؓ تھے جو دن رات حضور صلعم کے در پر پڑے رہتے اور انہوں نے صرف چند سال کے عرصہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس قدر احادیث روایت کی ہیں جن کی نظیر کسی اور راوی میں نہیں ملتی۔ حضرت ابو ہریرہؓ دنیاوی لحاظ سے بہت ہی غریب اور تہی دامن تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات کئی کئی وقتوں کے فاقے کی وجہ سے انہیں کمزوری اور نقاہت کے باعث بے ہوشی کے دورے پڑنے لگتے۔ لیکن عشق نبی ؐ سے اس قدر سرشار اور بے قرار تھے کہ حضور ؐ کے قدموں سے کسی حال میں بھی ہٹنا گوارا نہ تھا۔ آخر جب خدائی نصرت کے وعدے پورے ہوئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں قیصر و کسریٰ کی حکومتیں مسلمانوں کے قدموں میں آ پڑیں۔ تو مال غنیمت میں سے حضرت ابو ہریرہؓ کے حصہ میں ایک بیش قیمت اور غیر معمولی رومال بھی آیا جو قیصر تخت پر فروکش ہو کر اپنے پاس رکھتا تھا اس صاحب صفہ کی شان درویشی اور بے نیازی دیکھئے کہ جب کبھی تھوکنے کی حاجت پیش آتی تو یہ اس نایاب رومال میں تھوکا کرتے۔ اور کہا کرتے واہ واہ! ابو ہریرہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ تمہیں کھانے کو ایک دانہ تک نہ ملتا اور نقاہت کے باعث تم پر غشی طاری ہو جاتی اور یا اب یہ شان کہ دنیا کی سب سے بڑی حکومت کے بادشاہ کے خاص رومال میں تھوکتے ہو۔ یہ واقعہ مجھے اس وقت بے حد یاد آیا جب میں مقام اصحاب صفہ کے سفید و شفاف فرش کے اوپر ایک نفیس قالین پر بیٹھا ان کی قربانیوں اور مرتبے پر غور کر رہا تھا۔ ان بزرگوں نے اسلام کے پودے کو اپنے خون اور پسینے سے سینچا تھا۔ اور ان کے جسم کے ذرہ ذرہ نے اسلام کی سرفرازی کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا تھا۔ آخر خدا تعالیٰ نے اپنے شہیدوں کی قربانیوں کی قبول فرمایا اور اپنے محبوب کے ساتھ بے لوث محبت اور حد درجہ وابستگی کی وجہ سے ان کی قسمت بدل دی۔

تیرے غلام ہو گئے دونوں جہاں سے بے نیاز

تیرے فقیر پا گئے کون و مکاں کی دولتیں

اصحاب صفہ کا کچا تھڑا اب ایک نفیس اور مستطیل چبوترے میں تبدیل ہو چکا ہے جس کے سنگ سفید کے سیمابی فرش پر سرخ رنگ کے جاذب نظر قالین بچھے ہوئے ہیں تین اطراف میں پیتل کا جنگلہ اور چوتھی جانب ملحقہ کمرے کی پختہ دیوار ہے۔ چھت کے وسط میں خوبصورت جھاڑ ہے جس کی سفید ٹیوبیں روپہلی روشنی کی بارش برساتی ہیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بجلی کے پنکھے لگے ہوئے ہیں۔ یہ سب آسائشیں اور لطافتیں انہی بھوکے اور پیاسے اصحاب صفہ کے خون جگر کا نتیجہ ہیں جنہوں نے اس مقام کو تاریخی حیثیت بخشی

ہر کام میں اللہ کی رضا کو مقدم رکھو

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

میرے پیارو! مولیٰ کا تم پر بڑا فضل ہوا۔ تم کچھ نہ تھے مولا کریم نے تم کو حیات ابدی دی۔ اسی نے طاقت دی اسی نے ایمان کی راہیں بتائیں۔ نبی کے اتباع کی توفیق دی۔ پھر تم زندہ ہو گئے پھر موت آنے والی ہے۔ پھر زندگی ہو گی۔ پھر حق سبحانہ کے دربار میں حاضر ہو گے۔ اللہ نے تمہارے سکھ تمہارے آرام کے لئے ہر چیز پیدا کی یہاں تک کہ جو کوڑا کرکٹ باہر پھینکتے ہو وہی جب زمین میں جاتا ہے تو کیا لہلہاتا ہوا کھیت بنا دیتا ہے۔ گھر میں جو ردی پھینکتے ہو ولایت والے اس سے بھی عجیب عجیب چیزیں بناتے ہیں اور نفع اٹھاتے ہیں۔ غرض جو کچھ زمین میں ہے ہمارے آرام کے لئے ہے۔ سب نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں جو تخت حکومت پر بے عیب قائم ہے۔ اس نے سات آسمان بنائے۔ سات کا عدد بڑا کامل ہے اس کے اجزاء میں طاق بھی ہیں اور جفت بھی ہیں۔ پھر جو کمال انسان پیدا کرتا ہے۔ چھ مراتب پورے کر کے حتیٰ کہ آج کل کی تعلیم کے مراتب بھی چھ ہیں اور یہ لوگ منکر قرآن ہیں۔ مگر کمال چھ مراتب کے بعد ہونا قانون قدرت ہے اس لئے انہوں نے بھی پرائمری' مڈل' انٹرنس' ایف۔اے' بی۔اے' ایم۔اے چھ درجے بنائے۔ پھر ساتواں درجہ وہ ہے جس کام میں انسان کمال پیدا کرے۔ زمین کو درست کرنا۔ پھر پانی دینا۔ پھر بیج ڈالنا۔ اسی طرح چھ دن کے بعد اس کی لَو نکلتی ہے۔ دنیا میں تمام قوموں نے بھی سات ہی دن بنائے ہیں باوجودیکہ اتنے بڑے مذہبی و قومی و ملکی اختلاف کے دنوں کی تعداد سات ہی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ سات کا عدد کامل عدد ہے۔ پس اللہ نے سمجھایا کہ فلکی نظام بھی اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے اس کا بنانے والا ہر چیز کا عالم ہے۔ اس کی کتاب کی اتباع کرو گے سکھ پاؤ گے اسے ناراض کر کے دکھ اٹھاؤ گے۔ اس کو راضی کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ ہر کام کرنے سے پہلے دیکھ لو کہ یہ اس کے حکم کے مطابق ہے کہ نہیں۔ تم اس کی بادشاہت سے نکل کر کہیں جا نہیں سکتے۔ (از خطبہ فرمودہ ۲۲۔ اگست ۱۹۱۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکار عالیہ

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے خطبہ جمعہ کے افکار عالیہ خلاصے کی صورت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ نے ہم پر اتنے احسانات کئے ہیں کہ ہمیں شکریہ ادا کرنے کی طاقت نہیں اور کہ دوسری صدی میں احمدیت نے جتنی ترقی کرنی ہے ہم اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ مزید فرمایا مجھے کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کی ایک نئی لہر اس صدی میں جاری کرے گا۔ دوسری صدی کا یہ پہلا خطبہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہ راست جرمنی اور ماریشس کے احمدیوں نے بھی سنا۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا اور تاریخی جمعہ بیت الفضل لندن میں پڑھایا اور اس موقعہ پر ایک یادگار اور ولولہ انگیز خطبہ ارشاد فرمایا۔ دوسری صدی کے پہلے جمعہ کو یہ خصوصی امتیاز بھی حاصل رہا کہ آپ کا یہ خطبہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے ماریشس اور جرمنی کے احمدی احباب نے بھی سنا۔ اس طرح سے گویا دوسری صدی میں نمایاں اور بابرکت کامیابیوں کی شاہراہ پر پہلا قدم مواصلاتی ذریعہ بن کر سامنے آیا۔ آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

چند دن پہلے ہم ہر بات کا آخری کی نسبت سے ذکر کر رہے تھے۔ اب دن بدلے ہیں اور اگلی صدی کی پہلی باتیں کرنے کا وقت آ گیا ہے اور آج ہم سب کو احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کے افراد زندہ اکٹھے اس نئی صدی کے سر پر کھڑے اگلی صدی کے منظر کا تصور باندھ رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا آج ہم جس مقام پر کھڑے ہیں بلاشبہ اگلی صدی کے آغاز کا جو تیسری صدی کا منہ دیکھ رہے ہوں گے وہ اس طرح حیرت سے ہمیں نیچے کی طرف دیکھیں گے کہ گویا ہم ہزاروں کوسوں کی مسافت پر ان سے نیچے کھڑے ان کو بلندی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اس منظر کو اگر پلٹ کر دیکھا جائے تو حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جس صدی کے سر پر کھڑے تھے وہ اس دور کی بلند ترین جگہ تھی۔ اور حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جب اپنے زمانہ سے تیرہ سو سال پہلے دیکھتے تھے تو اپنی پگڑی سنبھال کر دیکھتے تھے۔ پس ایک پہلو سے تو ہم یقیناً بلندی کی طرف جائیں گے لیکن تعداد میں ہم خواہ کروڑوں گنا زیادہ ہو جائیں۔ اگر رفعتوں کا حقیقی تصور آپ نے تبدیل ہونے دیا تو آپ کی نجات کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ جہاں رفعتوں کا تصور باندھیں وہاں آج سے سو سال پہلے ہی نہیں بلکہ چودہ سو سال پہلے نگاہ کریں۔ اور وہ رفعتیں حاصل کرنے کی کوشش کریں جو خدا کی نگاہ میں رفعتیں کہلاتی ہیں اور ان کا دنیاوی وجاہتوں اور عددی اکثریت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ پس آپ روحانی، علمی، مذہبی اقدار تقویٰ خدا سے تعلق، اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کے لحاظ سے اول بننے کی کوشش کریں۔ کیونکہ آپ کو خدا نے صدی کے سر پر کھڑا کر کے آج تمام دنیا میں اول قرار دے دیا ہے۔

آپ نے فرمایا آپ کو میں یہ خوشکن اطلاع بھی دیتا ہوں کہ اس وقت اس آواز کو ماریشس اور جرمنی کے احمدی بھی سن رہے ہیں۔ یہ صدی کا وہ پہلا خطبہ ہے جس کو فضائی رسل و رسائل کے ذریعہ سے سب سے پہلے ماریشس کی جماعت نے سننے کا انتظام کیا۔ اور اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کی جماعت نے بھی اس خطبہ کو براہ راست سننے کا انتظام کیا ہوا ہے اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے ان کو یہ اولیت بھی عطا فرما دی کہ یہ دونوں جماعتیں آج اس اہم تاریخی خطبہ میں ہم سب کے ساتھ اسی طرح شریک ہیں جس طرح ہم سب ایک جگہ اکٹھے بیٹھے ہیں۔

پس میں آپ سب کو جو براہ راست میری آواز کو سن رہے ہیں اور دنیا کے ان تمام احمدیوں کو جو اس آواز کو کل یا پرسوں سن سکیں گے دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی مبارکباد اور سلام کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے ممکن نہیں کہ ہم اس کا حق ادا کر سکیں۔ گزشتہ صدی میں اس کثرت کے ساتھ خدا کی رحمتوں کے نشان ہم نے نازل ہوتے دیکھے کتنے عظیم خطرات سے خدا تعالیٰ نے جماعت کو حفاظت سے اس طرح نکالا جس طرح محبت کرنے والے دو بازوؤں میں سمیٹ لیا گیا ہو۔ اس کیفیت میں جب خدا تعالیٰ کے احسانات کا تصور باندھتا ہوں تو اس مضمون کو اپنی طاقت سے اتنا بڑھا ہوا پاتا ہوں کہ کوئی پیش نہیں جاتی۔ اس کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اے محسن تو کتنے احسان کرنے والا ہے کہ کوئی دنیا کا ممنون احسان خواہ ایک ہو خواہ قومیں ہوں یا تمام عالم کے بسنے والے ہوں، دن رات بھی وہ اگر تیرے احسانات کا شکر ادا کریں تو ان کے بس میں نہیں اس لئے ہم سے رحمت کا سلوک فرما ہم چاہتے ہیں کہ تیرے احسانات کا شکریہ ادا کریں مگر ہم میں طاقت نہیں۔

حضور نے فرمایا جو میں کہہ رہا ہوں اس میں لفاظی کا قطعاً" کوئی شائبہ نہیں۔ آپ کو میں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ آج زندگی پر اگر مڑ کر نگاہ ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ خدا تعالیٰ نے ہم میں سے ہر ایک کی زندگی میں ہزار ہا مرتبہ ایسے احسانات کے سلوک فرمائے کہ ان میں سے ایک ایک احسان اس لائق ہے کہ اس کے شکریہ میں زندگیاں گذاری جائیں پس اس صدی کو شکر کی صدی بنانا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھنے اور احسانات کو پہچاننے کی صدی بنانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے احسانات کے ہر قطرے سے ہماری زبانیں تر اور دل سیراب رہنے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جو میرے احسانات کا شکر کرتا ہے۔ میں اس پر فضل کرتا چلا جاتا ہوں۔ خدا کے فضلوں اور اس کے احسانات کو اپنے پیاسے دلوں کی طرف کھینچنے کا کتنا آسان اور موثر طریق ہے۔ کہ اس کے احسانات کا تصور باندھیں اور اس تصور کے ساتھ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کریں۔ اور حضور اکرم ﷺ سے تسبیح و تحمید کے اسلوب اور آداب سیکھیں پھر آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کی زندگی کا لحہ لحہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے تابع ہے تب آپ کو یہ بات سمجھ آئے گی۔ کہ کیوں ہم یہ کہتے ہیں کہ ساری زندگی بھی اگر ہم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے چلے جائیں تو وہ شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارا وقت بہت محدود ہے اور احسانات کا سلسلہ بہت دراز ہے۔

(الفضل ۴۔ اپریل ۱۹۸۹ء)

بیویوں کو بھی چاہئے کہ وہ سکینت بنیں

بیویوں کو بھی تو چاہئے کہ وہ سکینت بنیں۔ بعض بیویوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ اپنے میاں کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ غیروں کے لئے ہوتی ہیں۔ بد نہیں ہوتیں۔ نیتیں خراب نہیں ہوتیں۔ لیکن ہمارے معاشرے کا یہ قصور ہے اور کچھ عورت کے اندر یہ بات داخل ہے کہ بن سج کر اپنی طرف کھینچے۔ اس رجحان کو نظم و ضبط کے اندر رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے پردے کی تعلیم دی ہے۔ اور یہ رجحان عورت میں مرد کی نسبت زیادہ ہے۔ اس لئے دیکھا گیا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلتی ہیں تو تیار ہونے میں بہت وقت لیتی ہیں۔ خاوند بیٹھا انتظار کر رہا ہے کہ چلو دیر ہو رہی ہے۔ دوکانیں بند ہو جائیں گی یا سورج سر پر چڑھ آیا۔ چلو باہر چلیں لیکن وہ کہتی ہیں کہ میں ذرا تیار ہو جاؤں اور گھر آتے ہی ساری تیاری ختم۔ جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہاں زینت دکھاؤ وہاں کوئی زینت دکھانے کی طرف توجہ نہیں۔ نہ بنانے کی توجہ ہے۔ جن کے متعلق فرماتا ہے کہ یہاں زینت چھپاؤ وہاں زینت دکھانے کے لئے چل پڑتی ہیں۔ تو عورتوں نے خود ہی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رکھی ہے۔ اپنی زینتوں کو اپنے خاوندوں کے لئے، اپنے عزیزوں کے لئے بنائیں۔ زینت سے مراد صرف ایسی زینت نہیں ہے جو خیالات کو کسی خاص سمت میں موڑے۔ زینت سے مراد ہر وہ زینت ہے جو حسن خلق کی زینت یا ایسی اداؤں کی زینت ہے مثلاً باتوں کی طرز۔ چلنے کی طرز کپڑے پہننے۔ بننا سجنا۔ پاک صاف رہنا۔ یہ وہ زینتیں ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے صرف خاوندوں کو شامل نہیں فرمایا بلکہ گھر کے بچوں کو اور تمام محرموں کو شامل فرما دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کا یک طرفہ ترجمہ نہ کرنا۔ عورت کو اپنے گھر میں، رہن سہن میں ایسا پیارا بن کر رہنا چاہئے اور ایسا صاف ستھرا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا چاہئے کہ صرف خاوند کے لئے سکینت کا سامان نہ ہو بلکہ سب عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے وہ گھر جنت نشان بن جائے۔ وہ آئیں اور وہاں تسکین پائیں اور جنت کے نمونے دیکھیں اور گھر معاشرے کا مرکز ہو نہ کہ بیرونی معاشرہ گھروں کا مرکز بن جائے۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۶/ مارچ ۹۳ء)

تم اگر خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہے۔ تم سوتے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ صفحہ ۱

بد تمیزی نہیں کرے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں سوال کرنے والوں کو ذاتی طور پر تو نہیں جانتا لیکن مجھے جو کچھ ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بہت با اخلاق لوگ ہیں۔ اس ماں کو مخاطب ہوتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کہنے کی بجائے کہ "خبردار جو بات کی ہے!" یہ کہنا چاہئے کہ سوال ضرور کرو۔ میں اس کا جواب دوں گی اور اگر مجھے جواب نہ ملا تو میں بتاؤں گا۔

وطن کی محبت ایمان کا حصہ ربوہ سے ایک بچی کا سوال مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر کوئی شخص پیسے کمانے کی خاطر دوسرے وطن کی شہریت اختیار کر لیتا ہے تو کیا وہ اس اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ کس وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے؟ یہ تو نہیں کہا گیا کہ فلاں وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ جب بھی آپ کسی ملک کی شہریت اختیار کرتے ہیں تو اس کی محبت آپ کے ایمان کا حصہ بن جاتی ہے۔ قرآن کریم اس کو ناپسند نہیں کرتا بلکہ اس بارے میں حوصلہ بڑھاتا ہے اور کہتا ہے کہ زمین میں چلو پھرو۔ گویا کہ نہ صرف یہ کہ منع نہیں فرماتا بلکہ خدا چاہتا ہے کہ ملکوں میں پھرا جائے۔ اور پھر اگر کسی ملک کو اپنا وطن بنا لیا جائے تو اس سے محبت ایمان کا حصہ بنالی جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ صرف یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کسی کی محبت اللہ کی محبت سے نہ ٹکرائے اور اگر یہ نہ ٹکرائے تو پھر اس میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن اگر یہ محبت بنیادی اخلاقی تقاضوں سے ٹکرانے لگے تو اللہ کی محبت کا حق فائق ہو گا۔

پردے کا معیار؟ ایک صاحب نے ربوہ سے سوال کیا کہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر جو عورتوں کی گفتگو کے پروگرام پیش کئے گئے ان میں ان خواتین کے پردے کا معیار جماعتی پردے کے معیار سے ٹکرا رہا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ پردے کا معیار کیا ہو۔ یہ میں نے طے کرنا ہے۔ بلکہ میں نے بھی کیا طے کرنا ہے قرآن کریم نے طے کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ معیار آپ کے ذوق کے خلاف ہو۔ لیکن یہ محاورہ قابل قبول نہیں ہے کہ یہ جماعتی معیار کے خلاف تھا۔ کیا اس میں کوئی بے حیائی کا عنصر تھا۔ کیا دعوت نظارہ دینے والی بات تھی۔ یا یہ تاثر تھا کہ شریف سلجھی ہوئی عورتیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کہیں نقاب ڈھیلا بھی ہو گیا ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جو معیار پاکستان میں رائج ہے اسے حتمی دینی معیار قرار دے دیا جائے۔ یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ پاکستانی معیار فی الحقیقت دینی معیار ہے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے تعصبات کو اسلام کا نام دینا چاہتے ہیں۔ یوں بھی ایک چھوٹے سے ملک میں رہ کر ساری دنیا کو اس کے پیمانے پر پرکھنا ویسے ہی خلاف عقل بات ہے۔ ساری دنیا پر اپنا ذاتی نظریہ نہ ٹھونسیں۔ پردے کی بنیادی روح کو پیش نظر رکھیں۔ اگر آپ اس میں ناواجب سختی کریں گے تو آپ اسلام کا کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیں گے۔ آپ کو دیہات میں کئے جانے والے پردے پر کیوں اعتراض نہیں ہوتا؟ وہاں عورتیں چادر لے کر گھونگھٹ نکالتی ہیں۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں پردے کا جو معیار ہے اس پر آپ کو کیوں اعتراض نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کے سوال کے انداز سے یوں لگتا ہے کہ آپ دکھاوے کے پردے کی بات کر رہے ہیں۔ کہ آپ کو یہ پردہ دیکھ کر اپنی سبکی محسوس ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے گھر میں ماحول ایسا بنایا ہوا ہو جہاں بچیوں پر زیادہ سختی کی جاتی ہو۔ کہ اب وہ یہ پردہ دیکھیں گی تو آپ کو کہیں گی کہ اب ان کو دیکھیں، ہمیں کیوں سختی سے کہتے رہتے ہیں۔

حضرت صاحب نے سوال کیا کہ آپ یہ بات پردے کی محبت میں کہہ رہے ہیں یا اپنی انا کی خاطر کہہ رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ پنڈی سے بھی ایک خاتون کا بڑا ناراضگی کا خط ملا تھا۔ اس میں بھی اس پردے پر بڑی سختی سے تنقید کی گئی تھی۔

ملکی تعصبات دین کے نام پر آگے نہ لائیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم مداہنت کی خاطر اپنے اصول نہیں بدل سکتے۔ قرآن کے اصول جاری ہوں گے اور ملکی یا قومی تعصبات کو اگر دین کے نام پر سامنے لایا گیا تو ان کو رد کر دیا جائے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ انڈونیشیا کا پردہ اور طرح کا ہے۔ یعنی جو عورتیں پردہ کرتی ہے ان کا۔ اسی طرح عرب ممالک کا پردہ اور طرح کا ہے۔ مراکش کے دیہاتی علاقے کا پردہ اس قسم کا ہے کہ جیسے عورت کو تنبو میں بند کر دیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم نے یہ تو کہا ہے کہ اپنی زینت لوگوں پر ظاہر نہ کرو۔ لیکن یہ تو نہیں کہا کہ بد صورت بن کر پھرا کرو۔ آپ کو اس میں اپنی انا تو کچلی ہوئی دکھائی دے گی لیکن جب آپ کو مختلف قسم کے پردے رائج ہوئے نظر آتے ہیں تو وہاں کیوں نہیں بولتیں۔

حضرت صاحب نے زور دے کر فرمایا کہ ہر قسم کا پردہ دنیا میں رائج ہو گا اور کوئی دنیا کی طاقت اس کو صرف ایک قسم میں تبدیل نہیں کر سکتی۔ لیکن ایک پردہ ایسا ہے جو لازماً ساری دنیا میں رائج ہو گا وہ ہے حیا اور دینی اقدار کا پردہ۔ عورت کا اس طرح سنبھل کر گھر سے نکلنا کہ کوئی نظر اس کی طرف نہ اٹھ سکے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ یورپ میں مختلف جگہوں پر عورتیں دین حق کو قبول کر رہی ہیں۔ ان میں نمایاں پاک تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ ان کے سامنے اگر پاکستانی تصور رکھا جائے کہ عورت کو زنجیروں سے باندھ کر رکھا جائے تو ان عورتوں کو دین حق کے قریب نہیں لایا جا سکے گا۔ بعض ملکوں میں بعض اصولوں کے تابع پردے کی سختی کو ڈھیلا بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور سخت بھی۔ جہاں عورت کے چہرے کو دیکھتے ہی نظریں بھٹکنے لگیں وہاں چہرے کی پردے کی زیادہ ضرورت ہے۔ لیکن جہاں پر ننگ اور بے حیائی عروج پر ہے وہاں چہرہ تو کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا وہاں چہرے کو غیر ضروری طور پر ڈھانپنا ضروری نہیں ہے۔

دین کا کام کرنے والی بچیوں کی تعریف حضرت صاحب نے فرمایا کہ جن بچیوں کے پروگرام کا ذکر ہو رہا ہے امر واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اچھا بھلا پردہ کیا ہوا تھا۔ ایسی بچیاں تو بہت کم ہوتی ہیں جو کالجوں اور اپنے کام پر بھی جاتی ہیں اور جرأت سے دین حق کے لئے غیروں سے اپنے پروفیسروں سے بھی لڑتی ہیں ان میں کوئی بے حیائی نہیں ہوتی۔ کوئی توجہ کو کھینچنے والی بات نہیں ہوتی۔ پھر وہ اپنے کاموں کے بعد دن رات دین کی خدمت کے کام بھی کرتی ہیں اور رات کو بارہ بارہ بجے تک ان کے بھائی یا باپ ان کو لینے کے لئے آئے ہوتے ہیں۔ ان سب باتوں . آپ نے بھلا دیا ہے۔ ان کو کالجوں یونیورسٹیوں میں پردے پر طرح طرح کے اعتراضات سننے پڑتے ہیں۔ لوگ ان پر بعض اوقات ہنستے بھی ہیں۔ ایسی عورتوں پر آپ اعتراض کر رہے ہیں؟ احمدیت کو تو ان عورتوں سے بڑی بڑی توقعات ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ پاک شریف بچیاں دین کے کام، ریسرچ کے کام کرتی ہیں۔ یہ پاکباز اور صاف دل عورتیں ہیں جو کبھی بھی دنیا کو کھینچنے والی حرکت نہیں کرتیں۔

کسی کو نیک نہ کہیں صرف دل میں سمجھیں کٹک انڈیا سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضرت صاحب نے خطبہ میں کہا ہے کہ کسی کو نیک نہ کہو؟ کیا نیک لوگوں کو بھی نیک نہ کہا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے کب یہ کہا ہے کہ کسی کو نیک نہ کہو۔ یہ تو قرآن کہتا ہے اور آپ سوال مجھ سے کر رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ شاید میں نے بات واضح نہیں کی۔ بات یہ ہے کہ تقویٰ کا تعلق دل سے ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ تم نہیں جانتے کہ کسی کے دل میں کتنا تقویٰ ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ خود کو نیک بنا کر پیش نہ کیا کرو۔ اپنے تقویٰ کی تعریفیں نہ کیا کرو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارا نفس خود تم کو دھوکا دے رہا ہو۔ خدا تعالیٰ نے دوسروں کو نیک کہنے سے منع کیا ہے لیکن نیک سمجھنے سے تو منع نہیں کیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ دوسروں کو نیک کہنے سے بڑے خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ لوگ بزرگ پرستی شروع کر دیتے ہیں۔ جھک جھک کر ان سے ملتے ہیں۔ اس سے پھر پارٹیاں بن جاتی ہیں ایک کہتا ہے کہ میرا نیک آدمی زیادہ اچھا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ نہیں میرا نیک آدمی زیادہ اچھا ہے۔

حضرت صاحب نے سوال کے اس حصے کا جواب دیتے ہوئے جس میں سوال کرنے والے نے کہا تھا کہ کیا آپ کو بھی نیک نہ کہا جائے؟ فرمایا کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے امامت کے منصب پر فائز کیا ہے مجھے کوئی نیک کہے یا نہ کہے مجھے اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جس کو خدا نے تقویٰ کے منصب پر فائز فرمایا ہے وہ ان باتوں سے بے نیاز ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا حال اللہ پر چھوڑ دیں وہ جسے چاہے گا عزت دے گا جسے چاہے گا ذلت دے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ رمضان میں یہ بات چیت روزانہ نہ ہو سکے گی۔ اس کا اعلان کل کر دیا جائے گا۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت یوسف علیہ السلام

مکرمہ ستارہ مظفر اپنی کتاب حضرت یوسف علیہ السلام میں مزید کہتی ہیں:۔

حضرت یوسفؑ کے بارے میں یہ خبر سن کر حضرت یعقوبؑ کو انتہائی صدمہ ہوا لیکن انہوں نے صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اور دعاؤں میں لگ گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ملنے کا بہتر سامان پیدا کرے۔

یہاں ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ فلسطین کا علاقہ ایسا نہیں جہاں بھیڑیئے گلوں کی صورت میں بہت سارے اکٹھے پھرتے ہوں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف ابھی بچے ہی تھے۔ اسی لئے بھیڑیئے کے کھانے کا بہانہ بن گیا۔ ورنہ اگر جوان ہوتے تو یہ بہانہ نہ بن سکتا۔ جب کہ آپ کے پاس سامان اور ہتھیار بھی تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے بہت وفادارانہ سلوک کرتا ہے۔

جنگل کے ویران کنوئیں میں حضرت یوسف کے بھائیوں نے آپ کو ڈال دیا۔ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کر دیا کہ ایک قافلہ ادھر آگیا۔

اس زمانے میں لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ تجارت کا سفر مل جل کر گروہ کی صورت میں کیا کرتے تھے۔ تاکہ محفوظ رہ سکیں جسے قافلہ کہتے ہیں۔

لوگوں کا یہ قافلہ شام سے مصر سامان تجارت لے کر جا رہا تھا۔ یہاں پہنچ کر انہیں پانی کی تلاش ہوئی۔ اور اتفاقاً وہ اسی کنوئیں کے پاس آگئے جس میں حضرت یوسف کے بھائیوں نے انہیں ڈالا تھا۔ جس آدمی کو انہوں نے پانی لینے بھیجا تھا۔ اس نے پانی لینے کے لئے ڈول کنوئیں میں ڈالا تو اسے کنوئیں میں ایک چاند سا بچہ نظر آیا۔ اس نے قافلہ والوں سے کہا۔

اے قافلے والو خوشخبری سنو! اور دیکھو یہ ایک لڑکا ہے اور انہوں نے اسے ایک قیمتی چیز سمجھا کیونکہ حضرت یوسفؑ شکل وصورت سے بہت خوبصورت اور ذہین نظر آتے تھے۔

انہوں نے سوچا ہوگا کہ ہم اسے غلام کے طور پر بیچ کر نفع کمائیں گے۔

اس زمانے میں غلاموں کی تجارت عام تھی۔ اس بری لعنت کو نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم کیا۔ آپ نے کسی کو غلام بنانے اور انہیں بیچنے سے منع فرمایا۔ غلاموں کو آزاد کرنے کو بہت ثواب قرار دیا۔ اس طرح نہ صرف غلامی کا خاتمہ ہوا۔ بلکہ آپ نے حضرت زیدؓ سے بیٹوں جیسا سلوک کر کے اور فتح مکہ کے دن حضرت بلالؓ کے جھنڈے تلے امان دے کر غلاموں کے رتبے کو بھی بہت بلند فرما دیا۔

بات یہ ہو رہی تھی قافلے والوں کی جب اس قافلہ والوں نے حضرت یوسف کو کنوئیں سے نکالا تو آپ کے بھائیوں کو پتہ چل گیا۔ انہوں نے انہیں اپنا نکما غلام ظاہر کر کے گنتی کے چند روپوؤں کے عوض بیچ دیا کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ممکن ہے کہ انہیں پتہ لگ جائے کہ یہ غلام نہیں اور کوئی اسے اس کے گھر پہنچا دے۔

اس لئے انہوں نے کنوئیں سے نکالنے والوں کو یہی کہا کہ یہ ہمارا نکما غلام ہے۔ جسے سزا کے طور پر ہم نے کنوئیں میں ڈالا تھا پھر انہوں نے تھوڑی سی قیمت پر بیچ دیا۔ حالانکہ قیمت وصول کرنا ان کا مقصد نہیں تھا۔

حضرت یوسف کی زندگی کا یہ پہلو اپنے اندر کئی عظمتیں رکھتا ہے۔ چھوٹی سی عمر ہے والدہ فوت ہو چکی ہے۔ انتہائی پیار کرنے والے والد کا ساتھ چھوٹ گیا۔ بھائیوں نے بے وفائی کی اپنے وطن سے دور کئے گئے آزادی کی جگہ غلامی نصیب ہوئی۔ مگر آپ نے ان تمام مصائب کے باوجود حوصلہ نہیں ہارا مصیبتوں کو کمال صبر سے برداشت کیا اور خدا کے فیصلے پر راضی رہتے ہوئے مصر کے بازار میں فروخت ہونے جا رہے ہیں۔ مصر اس علاقے سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ جس کے دارالحکومت کا نام منفس تھا۔

اس زمانے میں یہ ایک ترقی یافتہ علاقہ تھا۔ اس زمانہ کے تمام علوم کو جاننے والے یہاں موجود تھے۔ یہاں کے لوگ اپنے آپ کو بہت مہذب سمجھتے تھے۔ اور اردگرد کی آبادیوں میں جو لوگ رہتے تھے انہیں بدو کہتے تھے۔ انہیں بہت حقیر سمجھتے تھے اور چرواہا بھی کہہ کر پکارتے تھے۔

خاص طور پر کنعانی یعنی علاقہ کنعان کے رہنے والے اور عبرانی ان کی نگاہوں میں بڑے ہی کمتر لوگ تھے۔ کوئی مصری یعنی علاقہ مصر کا رہنے والا کنعانی کے ساتھ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا نہ کھاتا تھا۔ اور مصر کے دیہاتوں کے لوگ بھی انہیں اپنی آبادیوں میں بسانا پسند نہ کرتے تھے۔

خدا تعالیٰ کی قدرت سے دنیا نے یہ عجیب و غریب واقعہ دیکھا کہ کنعان کے قبیلہ کا ایک کم سن لڑکا اپنی خواہش کے بغیر مصر پہنچ گیا اور کتنی ہی آزمائشوں میں کامیاب و کامران ہوا۔ اور کچھ عرصہ بعد مصر کی عظیم الشان مملکت کے مالی معاملات کی باگ ڈور اس کے ہاتھوں میں تھی۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کا نتیجہ تھا۔

ہم بات کر رہے تھے کہ قافلہ مصر روانہ ہوا۔ اور مصر پہنچ کر اس نے یوسف کو اچھی قیمت پر فروخت کر دیا۔ جس شخص نے انہیں خریدا اس کا نام یہودی کتب میں "فوطی فار" لکھا ہے۔ یہ شخص شاہی گارڈ کا افسر تھا۔ پرانے زمانے میں باڈی گارڈ کا افسر اور پرائیویٹ سیکرٹری سب سے بڑے عہدے سمجھے جاتے تھے۔ اس زمانے میں باعزت شخص کو عزیز کہا جاتا تھا اور اس شخص نے حضرت یوسفؑ کو خریدا تو آپ کی شکل عادات حلم وقار اور سلیقہ مندی کے پاک اوصاف کی وجہ سے آپ کی شرافت کا قائل ہو گیا۔ اور بیوی کو نصیحت کی کہ اسے عام خادموں کی طرح نہ سمجھنا بلکہ عزت کے ساتھ رکھنا۔ ممکن ہے یہ بہت لائق ہو۔ اور ہم اس کی لیاقت سے کوئی فائدہ اٹھائیں۔ یا اگر خاص لیاقت کا لڑکا ہوا تو ممکن ہے ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔

چنانچہ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اولاد کی طرح رکھا اور وہ سب عزت و احترام ان کو دیا جو بچوں کو دیا جاتا ہے۔ جب حضرت یوسف کی عمر ذرا زیادہ ہوئی تو اس نے اپنے گھر کی تمام ذمہ داریاں حضرت یوسف کے سپرد کر دیں اس طرح آپ اس کی دولت اور جائیداد کے امین بن گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بچپن کی پہلی آزمائش میں کامیاب کر کے کنعان کی بدوی زندگی سے نکال کر تہذیب و تمدن کے گہوارہ مصر کے ایک بہت بڑے گھرانے کا مالک بنا دیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف کو اس ملک میں باعزت مقام عطا فرما دیا۔ اور اللہ تعالیٰ جسے عزت کا مقام عطا فرمانا چاہے اسے دنیا کی کوئی طاقت کوئی تدبیر روک نہیں سکتی۔

ماہ رمضان کے صدقات میں شعبہ امداد طلباء کے تحت رقوم بھجوائیں۔ تاکہ احمدی بچوں کی تعلیم کا سلسلہ بغیر رکاوٹ کے جاری رکھا جاسکے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ٢٩٤٠٧ میں سیدہ نصرت زین زوجہ زین العابدین قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ٥٢ سال بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی چکلالہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٩٣-٧-٣٠ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ١- حق مہر دس ہزار روپے۔ =/١٠٠٠٠ روپے۔ ٢- زیورات ١٥ تولہ مالیتی =/٦٠٠٠٠ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/٥٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت زین زوجہ زین العابدین D-٦٣ عسکری فلیٹ نمبر ٢ چکلالہ نمبر ٣ راولپنڈی گواہ شد نمبر ١ لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ بشیر احمد ولد مکرم راج ولی چکلالہ III راولپنڈی گواہ شد نمبر ٢ سکواڈرن لیڈر ریٹائرڈ منور احمد اختر ولد چوہدری غلام حسین چکلالہ III راولپنڈی۔

مسل نمبر ٢٩٤٠٨ میں ندرت قیوم بنت میاں عبدالقیوم صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ٢٣ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٩٣-٥-٨ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ١٠/١ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی ١٥ گرام قیمت =/٤٥٠٠ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/١٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ١٠/١ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ندرت قیوم میاں عبدالقیوم صاحب ٣٨/٢٨-٢ ہری کشن روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر ١ میاں عبدالقیوم کوئٹہ گواہ شد نمبر ٢ اسد اللہ خان کوئٹہ۔

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم و محترم ظفر اقبال احمد ساہی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم احمد سکندر نصراللہ خان صاحب آف ڈسکہ کلاں کئی ماہ سے علیل چلے آرہے ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم صوبیدار میجر عبدالحمید دارالیمن شرقی ربوہ کے بیٹے ڈاکٹر انور احمد صاحب لاہور کو ہرنیا کی تکلیف ہے دو دفعہ اپریشن ہوا ہے اب دوبارہ تکلیف ہے۔

○ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالستار صاحب دارالنصر غربی ربوہ عرصہ سے علیل اور زیر علاج ہیں۔

○ مکرم مشتاق احمد صاحب عباسی اوکاڑہ شہر عرصہ دراز سے علیل اور زیر علاج ہیں۔

○ مکرم سعید احمد خان امیر جماعت احمدیہ واہ کینٹ پی۔ او۔ ایف ہسپتال کے شعبہ CCU میں ۹ دن داخل رہنے کے بعد واپس گھر آگئے ہیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ نیز ان کی اہلیہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

۲۹۔ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

○ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں اپنے مقدس امام کی مستجاب دعاؤں سے مستفیض ہونے کے لئے ۲۹۔ رمضان المبارک سے بہت پہلے تحریک جدید کی مالی قربانی سے عہدہ برآ ہو جائیے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔

دعائیہ فہرست جلد از جلد بھجوائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

○ ۲۹۔ رمضان المبارک کی معروف دعائیہ فہرست انشاءاللہ امسال بھی بغرض دعا سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھجوائی جائے گی عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ متعلقہ مجاہدین کی فہرستیں تیار کر کے ۷۔ مارچ ۹۴ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں اور وصول شدہ چندہ بھی ساتھ ساتھ مرکز میں پہنچانے کا انتظام فرمادیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

○ جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ ۲۹۔ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست ۷۔ مارچ ۹۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچا دی جائے تاکہ دعا کی درخواست حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں دفتر ہذا کی طرف سے بروقت بھجوائی جاسکے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

○ احباب جماعت حسب معمول ۲۰۔ فروری ۹۴ء کو اپنے ہاں یوم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے پروگرام کو کامیاب بنائیں اور اس کے متعلق احباب کو معلومات بہم پہنچائیں۔

سید احمد علی
(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

ضرورت محافظ

○ ربوہ سے باہر دو محافظوں کی ضرورت ہے جن کی صحت اچھی ہو اور عمر ۴۰/۵۰ سال سے زائد نہ ہو۔ سابق فوجی اور لائسنس اسلحہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہش مند دوست اپنے امراء کی تصدیق سے نظارت امور عامہ کو درخواستیں بھجوائیں۔ تنخواہ بالمشافہ طے کی جائے گی۔

نتیجہ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی ۹۳-۱۹۹۲ء (اطفال الاحمدیہ) بعنوان "قادیان دارالامان"

اول۔ مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب، مجلس وحدت کالونی لاہور، ضلع لاہور

دوئم۔ مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب، مجلس وحدت کالونی لاہور، ضلع لاہور

سوئم (۱)۔ مکرم ضیاء الدین ارقم، مجلس عزیز آباد، کراچی

سوئم (۲)۔ مکرم مدثر خالد صاحب، مجلس وحدت کالونی، لاہور

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ پاکستان)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۰۹ میں MOHAMMED MASOOD UL HAQ S/O LATE ABDUSA MAD پیشہ ریٹائرڈ عمر ۲/۱-۵۹ سال بیعت ۶۰-۱۱-۳۰ ساکن چٹاگانگ بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۳۱۰۰ ٹکہ ماہوار بصورت پنشن و پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد MOHAMMED MASOOD UL HAQ S/O LATE ABDUS SAMAD گواہ شد نمبر۱ مرشد عالم چٹاگانگ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر۲ لطف الحق بنگلہ دیش۔

مسل نمبر ۲۹۴۱۰ میں مظفر حسن ولد راحت حسن قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۱۶۹۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر حسن ولد راحت حسن ۶۰۸ بلاک اے گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر۱ ارشاد احمد ورک وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ لاہور گواہ شد نمبر۲ بشریٰ نسیم زوجہ ارشاد احمد وصیت نمبر ۲۱۷۰۴ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۴۱۱ میں ادریس احمد ولد چوہدری محمد شریف قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ (حال لاہور) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ موٹر سائیکل قیمت =/۳۰۰۰۰ روپے ۲۔ ایک عدد کمپیوٹر =/۲۳۰۰۰ روپے ۳۔ بینک بیلنس =/۱۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری ادریس احمد ولد چوہدری محمد شریف A/۱۳۴ نیو مسلم ٹاؤن (دارالحمد) لاہور گواہ شد نمبر۱ غلام رسول وصیت ۴۷۰۴۰ لاہور گواہ شد نمبر۲ محمد یحییٰ وصیت نمبر ۲۵۸۸۸ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۴۱۲ میں محمود احمد خان ولد محمد اکرم خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ موٹر سائیکل مالیتی =/۲۰۰۰۰ روپے ۲۔ ایک عدد کار پرانی =/۳۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد خان ولد محمد اکرم خان ۲ میاں سٹریٹ چوہان پارک اسلام پورہ لاہور گواہ شد نمبر۱ محمد رفیق ثاقب لاہور گواہ شد نمبر۲ محمد عالم زاہد لاہور۔

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: 17 - فروری-1994ء
آج دھوپ نکلی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر پاکستان فاروق لغاری نے صوبہ سرحد کی سیاسی صورت حال کے بارے میں قائد حزب اختلاف کے الزامات کو مسترد کر دیا ہے اور اس سلسلے میں پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کا مطالبہ بھی ماننے سے انکار دیا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے قوم سے ریڈیو اور ٹی وی پر خطاب کرتے ہوئے بجلی کی پیداوار میں نجی شعبہ کے لئے مراعات کے پیکج کا اعلان کیا۔ نجی سرمایہ کاروں سے اکٹھی بجلی ۶ء۵ سینٹ فی کلو واٹ خریدی جائے گی۔ توانائی منصوبے پر اقراء اور فلڈ ریلیف سرچارج بھی ختم کر دیئے گئے ہیں۔ جو سرمایہ کار تین سال میں اپنا پلانٹ لگائے گا اسے خاص پریمیم ادا کیا جائے گا۔

○ سرحد اسمبلی میں تحریک عدم اعتماد پیش ہونے کے بعد رائے شماری ۲۲۔ فروری کو ہونے کا امکان ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے بین الاقوامی قوانین کی پاسداری کا تاثر قائم کر کے پاکستان پر سے دہشت گردی کا الزام دھو دیا ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ جلد پاکستان میں موبائل فون کا جدید ترین سسٹم قائم کر دے گا۔

○ خورشید قصوری اور تحریک استقلال کے دیگر لیڈر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ اعلان انہوں نے میاں نواز شریف کی موجودگی میں کیا۔

○ ایئر چیف مارشل فاروق فیروز خان کی مدت ملازمت میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے یو۔ بی۔ ایل بلیو ایریا۔ اسلام آباد کی بلڈنگ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی جس کا افتتاح وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کیا تھا۔ وزیر اعظم نے اپنی والدہ کو دیکھا تو انہیں بلا کر اس تقریب میں اپنے پاس بٹھایا۔

○ نواز لیگ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ آئین کی دفعہ ۶۳ کے تحت نواز لیگ نے بے نظیر کو نااہل قرار دلوانے کے لئے عدالت میں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے اس دفعہ کے تحت کوئی ایسا شخص اسمبلی کا رکن نہیں رہ سکتا جس کا کوئی بھی فعل ملکی سلامتی کے منافی ہو۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے پیپلز پارٹی کا الگ گروپ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور بیگم بھٹو نے بھی اس کی اجازت دے دی ہے۔

○ گورنر سرحد اور وزیر اعلیٰ سرحد دونوں نے اسمبلی کے اجلاس میں امن و امان کی صورتحال پر غور کیا اور انتظامات پر اطمینان کا اظہار کیا۔

○ کراچی میں لیاری اور منگھوپیر کو ضلع کا درجہ دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے قائم ہونے والے تینوں اضلاع کراچی کی ۸۰ فیصد آمدنی کے دعویدار ہوں گے۔

○ وزیر اعظم سیکرٹریٹ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اپوزیشن مشرقی پنجاب کے بارے میں وزیر اعظم کے انٹرویو کو گمراہ کن انداز میں پیش کر رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کے انٹرویو کا مقصد کشمیری حریت پسندوں کی جدوجہد کو ناکام بنانا ہے۔

○ مشرقی پنجاب کے سلسلہ میں اپنے بیان پر وزیر اعظم نے سینیٹ میں سینیٹروں کے اعتراضات پر کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ وزیر قانون نے البتہ کہا کہ حکومت نے اپنی پوزیشن واضح کر دی ہے۔ پالیسی بیان کی ضرورت نہیں۔ بیان اخبارات میں غلط شائع کیا گیا ہے۔

○ توانائی کی بچت کے لئے حکومت نے ہفتہ میں دو یوم کی تعطیل کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے جس سے توانائی کے استعمال میں ۱۶ فی صد کمی ہو گی۔

○ وزیر اعظم بھارت نرسیماراؤ نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کو کشمیر سمیت تمام مسائل پر دو طرفہ مذاکرات کے لئے تیار کرے۔ بھارت پر امن حل کے لئے ہر کوشش کو سراہے گا۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ سرحد میں تحریک عدم اعتماد پر فیصلہ ایک دو ووٹ سے ہو گا اور مقابلہ سخت ہو گا۔

○ امریکی صدر بل کلنٹن نے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر اظہار تشویش کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم پاکستان کی تشویش میں برابر کے شریک ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے سرکاری خرچ پر بیرون ملک علاج پر مکمل پابندی لگا دی ہے۔ مختلف طبقوں کے لئے پلاٹوں کے مخصوص کوٹے بحال کر دیئے گئے ہیں یہ فیصلے کابینہ کے اجلاس میں کئے گئے۔ کابینہ کے اجلاس میں پنجاب میں پلاٹوں کی ناجائز الاٹمنٹ کرنے اور کرانے والوں کا محاسبہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا کابینہ نے مخدوم الطاف کے سینئر وزیر بننے کا خیر مقدم کیا۔

○ سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ کارکن مسلح ہو جائیں۔ ہم خود انتقام لیں گے۔ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے ہم مزید لاشیں نہیں اٹھا سکتے۔

○ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ مارچ میں سانجھے کی ہانڈی چوراہے میں پھوٹ جائے گی اور بے نظیر حکومت منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ بیت المال فنڈ' ییلو کیب سکیم' پنجاب بنک' نائب تحصیلداروں اور سب انسپکٹروں کی تقرریوں میں بے قاعدگیوں کی تحقیقات آخری مرحلے میں پہنچ گئی ہے اور بعض اعلیٰ شخصیتوں کو شامل تفتیش کئے جانے کا امکان ہے۔ سابق وزیر اعظم کے رشتہ داروں کی شکایات کی تحقیقات بھی جلد مکمل ہونے کا امکان ہے۔

○ نواز لیگ نے مولانا عبدالستار نیازی' جاوید اقبال اور انور بھنڈر کو سینیٹ کا ٹکٹ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں تین نئے شعبوں کا افتتاح

گذشتہ روز فضل عمر ہسپتال میں جن تین نئے جدید ترین شعبوں کا ذکر کیا گیا ہے اس ضمن میں ایک دو باتیں اور قابل بیان ہیں دل کے امراض کے شعبہ اور انتہائی نگہداشت کے شعبہ کے عمومی انچارج اگرچہ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب ہیں لیکن دل کے شعبہ کے ذیلی انچارج مکرم ڈاکٹر منور بٹ صاحب اور انتہائی نگہداشت کے شعبہ کے ذیلی انچارج مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف ہیں۔ اور شعبہ ریڈیالوجی کے انچارج مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ہیں۔

نئے شعبوں میں جو جدید ترین آلات منگوائے گئے ہیں ان میں آکسیجن کے کنٹرولر بھی اٹلی سے درآمد کئے گئے ہیں۔

ان شعبوں کی تقریب افتتاح میں جو نمایاں خواتین شامل ہوئیں ان میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ اور ڈاکٹر صاحبان کی بیگمات بھی شامل تھیں۔

کیورٹیو انٹرنیشنل کے ٹیلیفون نمبرز
ہیڈ آفس: 771
سٹیلائٹ آفس: 211283
کلینک: 606
رہائش ڈاکٹرز: 607
فیکس: 212299
ٹیلیگرام: "CURATIVE"
کیورٹیو انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان

ہومیو پیتھک کورسز
HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیمسٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں۔

سٹاکسٹ:-
کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔
کنری: ہلال میڈیکل سٹور۔
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔
لاہور: شیرلز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک۔
کیمسٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔
گوجرانوالہ: وحید ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اللہ والا برج۔
سیالکوٹ: وطن ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
عارف والا: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ۔
واہ کینٹ: طیب ہومیوپیتھک کلینک۔ انوار چوک۔
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی۔ شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور لنسٹر روڈ۔
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن قلام نبی روڈ۔
پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔
شیخوپورہ ملتانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔
ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال۔
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔
گجرات: خادمین ہومیوپیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔
حیدر آباد: روبی میڈیکل سٹور۔ پھلی گٹی۔
کیمسٹو میڈیسن (ڈاکٹر ربوہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606